بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

# غزوہ بنو نضیر کے حالات و واقعات کا بیان
# نیز پاکستانی احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 جون 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

**تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

آج غزوہ بنو نضیر کا کچھ ذکر کروں گا۔ قبیلہ بنو نضیر مدینے کے یہود کا ایک خاندان تھا۔ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ بنو نضیر خیبر کے یہود کا ایک قبیلہ تھا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اُس وقت نضیر کا سردار حیی بن اخطب تھا۔ ام المومنین حضرت صفیہؓ اسی کی بیٹی تھیں۔ لکھا ہے کہ حیی بن اخطب کا سلسلہ نسب حضرت موسیٰؑ کے بھائی حضرت ہارونؑ سے جا ملتا ہے۔ اسی طرح حیی بن اخطب کے خاندان میں بہت سے اشخاص نبوت کے شرف سے سرفراز ہوئے اور اس بات کا اُسے بڑا گھمنڈ تھا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ اللہ ہم پر دنیا میں بھی بڑا مہربان ہے اور آخرت میں بھی وہ ہم پر مہربان رہے گا وہ ہمیں گناہوں کی وجہ سے چند دن سزا دے گا اور بالآخر جنّت ہی ہمارا ٹھکانہ ہو گا۔ اسی نسبی تفاخر کے باعث حیی نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی تعلیمات سے روگردانی کی تھی۔ قبیلہ بنو نضیر محلِ وقوع کے اعتبار سے مسجد قبا سے آدھا میل دُور تھا۔

غزوہ بنو نضیر ربیع الاوّل ۴ھ ہجری میں پیش آیا۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ غزوہ احد سے پہلے کا واقعہ ہے۔ غزوہ بنو نضیر کے اسباب کے متعلق بیان ہوا ہے کہ قریشِ مکّہ نے غزوہ بدر سے پہلے عبد اللہ بن ابی بن سلول اور اوس اور خزرج کے بت پرستوں کو لکھا کہ تم نے ہمارے ساتھی یعنی محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو پناہ دی ہے۔ ہم قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یا تو ان کے ساتھ قتال کرو، یا انہیں اپنے شہر سے نکال دو یا پھر ہم تمام عرب کے ساتھ تم پر حملہ آور ہوں گے۔ ابی بن سلول اور دیگر بت پرستوں کو جب یہ خط ملا تو انہوں نے ایک دوسرے کی

طرف پیغام بھیجا اور رسول اللہ ﷺ سے قتال کا پختہ ارادہ کر لیا۔ جب آنحضرت ﷺ کو اطلاع ملی تو آپؐ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ ان سے ملے اور ان سے فرمایا کہ قریش نے تمہیں سخت دھمکی آمیز خط لکھا ہے۔ یہ خط تمہیں کسی فریب میں مبتلا نہ کر دے کہ تم مکر و فریب میں مبتلا ہو کر اپنے ہی بھائی بیٹوں سے لڑنے لگو۔

آنحضور ﷺ کی یہ بات ان سرداروں کو سمجھ آگئی اور انہوں نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا۔ پھر قریش نے غزوۂ بدر کے بعد یہود کی طرف ایک خط لکھا کہ تمہارے پاس اسلحہ ہے اور تم قلعوں کے مالک ہو۔ اس لیے یا تو تم ہمارے ساتھی کے ساتھ قتال کرو ورنہ ہم تم پر چڑھائی کریں گے۔ جب یہ خط یہود تک پہنچا تو بنو نضیر نے آنحضور ﷺ کے ساتھ دھوکہ کرنے پر اتفاق کر لیا۔ بنو نضیر نے آپؐ کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ اپنے تیس ساتھیوں کے ساتھ ہماری طرف آئیں اور ہمارے بھی تیس علماء آئیں گے۔ اگر ہمارے علماء نے آپ کی تصدیق کر دی اور آپ پر ایمان لے آئے تو ہم بھی آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ اگلے روز آپؐ ان کی طرف تیس ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہوئے اور تیس یہودی علماء بھی آپ کے پاس آگئے۔

جب یہود ایک کھلے میدان میں نکلے تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ تم ان پر کیسے حملہ آور ہوگے، جبکہ ان کے ساتھ تیس ساتھی ہیں۔ چنانچہ یہود نے باہم مشورہ کیا اور پھر آنحضور ﷺ کو پیغام بھیجا کہ آپؐ تین علماء کے ساتھ آئیں ہمارے بھی تین ہی عالم ہوں گے۔ اس پر آنحضور ﷺ تین علماء کے ساتھ روانہ ہوئے۔ یہود کے تینوں علماء کے پاس خنجر تھے، مگر یہود کی ایک خیر خواہ عورت نے ایک انصاری صحابی کو یہود کی ساری منصوبہ بندی کی خبر کر دی۔ آنحضور ﷺ کو اس سازش کا علم ہوا تو آپؐ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ یہود کے قلعوں کی طرف روانہ ہوئے اور ان کا محاصرہ کر لیا اور پیغام بھیجا کہ جو حالات ظاہر ہوئے ہیں ان کے ہوتے ہوئے مَیں تمہیں مدینے میں نہیں رہنے دے سکتا جب تک کہ تم میرے ساتھ از سرِ نَو معاہدہ کر کے مجھے یقین نہ دلاؤ کہ آئندہ تم بدعہدی اور غداری نہیں کرو گے۔ لیکن یہود نے معاہدہ کرنے سے صاف انکار کر دیا اور اس طرح جنگ کی ابتدا ہو گئی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اس غزوے کے اسباب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عمرو بن امیہ ضمری جنہیں کفار نے قید کر کے چھوڑ دیا تھا، وہ جب واپس آرہے تھے تو راستے میں انہیں بنو عامر کے دو آدمی ملے جو آپؐ کے ساتھ معاہدہ کر چکے تھے۔ کیونکہ عمرو کو اس معاہدے کا علم نہیں تھا اس لیے انہوں نے موقع

پا کر بئرِ معونہ کے شہداء کے بدلے قتل کر دیا۔ جب آنحضور ﷺ کو اس معاملے کی اطلاع ہوئی تو آپؐ بہت ناراض ہوئے اور ان مقتولین کا خون بہا ان کے لواحقین کو بھجوا دیا۔

چونکہ بنو عامر کے لوگ بنو نضیر کے حلیف تھے اور بنو نضیر مسلمانوں کے حلیف تھے اس لیے معاہدے کی رو سے اس خون بہا کا بار حصہ رسدی بنو نضیر پر بھی پڑتا تھا۔ اس وجہ سے آنحضور ﷺ اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ بنو نضیر کی آبادیوں میں پہنچے اور خون بہا کا حصہ طلب فرمایا۔ جب آنحضور ﷺ خون بہا کے مطالبے کے لیے بنو نضیر کے پاس تشریف لے گئے، اُس روز ہفتے کا دن تھا، آپؐ کے ساتھ صحابہؓ کی ایک جماعت تھی جن کی تعداد دس سے کم بیان کی جاتی ہے۔ آنحضور ﷺ نے جب یہود سے خون بہا کی بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہاں ہاں! ابولقاسم! آپ پہلے کھانا کھا لیجیے پھر آپ کی بات کی طرف آتے ہیں۔ بظاہر یہود نے بڑی خندہ پیشانی کا مظاہرہ کیا مگر درپردہ سازش کی اور آپس میں آنحضور ﷺ کے قتل کا مشورہ کرنے لگے۔

آنحضور ﷺ ان یہود کے مکانات میں سے ایک کے سائے میں تشریف فرما تھے، یہود نے یہ مشورہ کیا کہ اوپر چھت پر سے ایک بھاری پتھر آنحضور ﷺ پر گرا دیا جائے۔

بقیہ تفصیل آئندہ بیان کرنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان کے احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ

پاکستان کے احمدیوں پر آج کل پھر سختیاں وارد کی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد ان ظالموں سے نجات دلائے اور وہاں بھی ہمارے حالات بہتر ہوں۔ ذرا ذرا سی بات پر مقدمے اور تنگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

حضورِ انور نے نمازِ جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان کیا اور ان کا ذکرِ خیر فرمایا **اور مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔**

۱۔ مکرم غلام سرور صاحب شہید ابن مکرم بشیر احمد صاحب آف سعد اللہ پور منڈی بہاؤالدین۔ آپ کو ایک معاندِ احمدیت نے ۸؍جون کو شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نظامِ وصیت میں شامل، پنجوقتہ نماز، نفلی روزوں اور تلاوتِ قرآن کریم کے عادی، درود شریف کثرت سے پڑھنے والے، جماعتی کتب کا مطالعہ کرنے، روزانہ کی بنیاد پر صدقہ دینے، بڑی خاموشی کے ساتھ مستحقین کی مدد کرنے والے تھے۔ مرحوم کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ بہت سی سعید روحیں آپ کے توسط سے احمدیت میں داخل ہوئیں۔

ماضی میں کلمہ مہم کے دوران دیگر احباب کے ساتھ تین چار دن کے لیے اسیر راہِ مولیٰ ہونے کی بھی توفیق ملی۔ مرحوم میں اطاعت کا جذبہ کمال کا تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

۲۔ مکرم راحت احمد باجوہ صاحب شہید ابن مکرم مشتاق احمد باجوہ صاحب آف سعداللہ پور منڈی بہاؤالدین۔ آپ کو بھی اسی معاندِ احمدیت نے ۸؍جون کو شہید کر دیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو خلافت سے والہانہ عشق تھا۔ آپ مہمان نواز، ہنس مکھ، ہر کسی سے محبت سے پیش آنے والے، جماعتی کاموں میں پیش پیش رہنے والے، دعاگو شخصیت کے مالک تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں والدین کے علاوہ اہلیہ اور دو بیٹیاں عمر چار سال اور ڈیڑھ سال یادگار چھوڑی ہیں۔

۳۔ مکرم ملک مظفر خان جوئیہ صاحب۔ آپ گذشتہ دنوں وفات پاگئے تھے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کے بیٹے مکرم محمد مطیع اللہ جوئیہ صاحب مربی سلسلہ آج کل ہوائی میں خدمات بجالارہے ہیں جو والد صاحب کی وفات اور تدفین میں شامل نہیں ہوسکے۔ مرحوم نیک، متقی، غریب پرور، تہجد گزار، پنجوقتہ نمازوں کے پابند، جماعتی عہدے داروں کا احترام کرنے والے، باترجمہ تلاوت قرآن کرنے والے نہایت مخلص انسان تھے۔ ۲۰۰۵ء میں وصیت کی تحریک کے وقت چونکہ آپ پہلے ہی موصی تھے اس لیے اپنی وصیت ۱۰/۱ سے بڑھا کر ۳/۱ کردی کہ اس طرح مَیں اس تحریک پر لبیک کہوں۔ اپنے بچوں کو نصیحت کیا کرتے کہ مالی قربانی وہی ہے جو انسان پہلے ادا کرے اور سیکرٹری مال کو یاددہانی کا موقع نہ دیا جائے۔

حضورِانور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔